رسائل و مسائل

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف میں مسجد کے وضو خانہ اور غسل خانہ میں جاکر وضو اور غسل کرنے کے مسئلہ پر عموماً سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ پر درج ذیل تحریر سید احمد عروج قادریؒ کے جوابات سے مرتب کی گئی ہے اور اس مسئلہ کے بارہ میں ان کی رائے سامنے لاتی ہے۔

۱۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

فقہائے احناف نے اعتکاف کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) واجب (۲) سنت موکدہ (۳) نفل

(۱) واجب' وہ اعتکاف ہے جس کی نذر مانی گئی ہو۔ جائز نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ واجب اعتکاف کم سے کم ایک دن کا ہوتا ہے جس میں رات بھی شامل ہوتی ہے۔ اس اعتکاف میں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے تین دن چھوڑ کر سال کے کسی بھی دن' بشمول رمضان' اعتکاف کی نذر مانی جا سکتی ہے۔

(۲) سنت موکدہ اعتکاف' رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ہمیشہ آخر عشرہ کا اعتکاف کرتے رہے۔

(۳) نفل اعتکاف کے لیے نہ روزہ کی شرط ہے' نہ کسی خاص دن کی' نہ مقررہ وقت کی۔ یہ ایک دن سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے' کم بھی۔ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقت کے لیے ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کی جا سکتی ہے۔ لوگ یہ نیت کرتے بھی ہیں اور نیت کرنے والا جتنی دیر مسجد میں رہے' انشاء اللہ اس کو اعتکاف کا اجر ملے گا۔ رمضان کے مہینہ میں بھی دس دن سے کم کے لیے اعتکاف کیا جا سکتا ہے مگر وہ نفل اعتکاف ہو گا۔

۲ - کیا بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جہاں تک فقہ حنفی کا تعلق ہے بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے جو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے وہ واجب اعتکاف ہے۔ علامہ ابن نجیم نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے:

فساد کا تصور نہیں ہوتا مگر واجب (اعتکاف) میں۔ (البحرالرائق)

واجب اعتکاف میں بھی پاخانہ' پیشاب اور نماز جمعہ کے لیے نکلنے کی اجازت ہے' چنانچہ علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

معتکف اعتکافِ واجب میں اپنے اعتکاف کی جگہ سے نہ رات کو نکلے گا اور نہ دن کو' مگر وہ پاخانہ' پیشاب اور جمعہ ادا کرنے کے لیے نکل سکتا ہے۔ (البدائع والصنائع)

بلا عذر کتنی دیر کے لیے مسجد سے باہر نکلنے سے واجب اعتکاف فاسد ہوتا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا خواہ معتکف تھوڑی دیر کے لیے نکلا ہو' مگر امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر معتکف بلا عذر آدھے دن سے زائد مسجد سے باہر رہے گا' تب اس کا واجب اعتکاف فاسد ہوگا' ورنہ نہیں۔ (بدائع)

۳ - کیا وضو اور غسل واجب کے لیے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے؟

جس طرح رفعِ حاجت انسان کی ایک ضرورت ہے' اسی طرح طہارت حاصل کرنا بھی اس کی ایک ضرورت ہے' خواہ حدثِ اصغر سے ہو یا حدثِ اکبر سے۔ لہٰذا معتکف کو جس طرح پہلی ضرورت کے لیے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہوگی' اسی طرح دوسری ضرورت یعنی طہارت حاصل کرنے کے لیے بھی اس کو مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہوگی۔ ہدایہ میں لکھا ہے کہ:

معتکف' مسجد سے باہر' طہارت سے فراغت کے بعد نہ رکے۔

اس عبارت میں "طہور" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس میں وضو اور غسلِ واجب دونوں شامل ہیں۔ عالمگیری میں بھی گھر میں وضو سے فراغت تک ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ وضو کے بعد اگر وہ بلا عذر اپنے گھر ٹھہر جائے' تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا اعتکافِ واجب فاسد ہو جائے گا۔

یہ رائے صحیح نہیں ہے کہ معتکف کو مسجد کے اندر بیٹھ کر ہی وضو یا غسلِ واجب کرنا چاہیے۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ معتکف اگر مسجد کے اندر وضو یا غسل کر سکتا ہو تو خاص طور پر اس کو اجازت ہے (نہ کہ لازم)۔ شرط یہ ہے کہ پانی مسجد میں نہ گرے اور وہ آلودہ نہ ہو۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

اگر معتکف کے لیے مسجد میں غسل کرنا ممکن ہو' اس کے بغیر کہ مسجد آلودہ ہو' تو کوئی

حرج نہیں۔ ورنہ وہ مسجد سے نکلے گا، غسل کرے گا، اور پھر مسجد واپس آئے گا۔

فقہ حنفی میں جو تصریحات ہیں ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں جو جگہ وضو کے لیے بنائی جاتی ہے، اس کا حکم بھی گویا مسجد کے ایک گوشہ کا ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اذان گاہ ایسی ہو جس کا دروازہ مسجد سے باہر ہو تو معتکف اس اذان گاہ پر جاکر اذان دے سکتا ہے۔ علامہ کاسانی نے لکھا ہے کہ اذان گاہ بھی مسجد کے گوشوں میں سے ایک گوشہ ہے کیونکہ وہاں ہر وہ شے ممنوع ہے جو مسجد میں ممنوع ہے، اور اس کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہی بات وضو گاہ پر بھی صادق آتی ہے۔

۴۔ کیا رمضان کے اخیر عشرہ کے اعتکاف مسنون میں معتکف آٹھ دس منٹ کے لیے صفائی بدن یا نشاط طبیعت کے لیے اسی مسجد کے غسل خانہ میں غسل غیرواجب کرنے جاسکتا ہے؟

اس سلسلہ میں درج ذیل باتوں پر غور کرنا چاہیے۔

۱۔ رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف، اعتکاف واجب نہیں ہے۔

۲۔ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک آدھے دن سے کم وقت کے لیے بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے واجب اعتکاف بھی فاسد نہیں ہوتا۔

۳۔ امام ابوحنیفہؒ نے بھی اعتکافِ واجب کے سلسلہ میں اپنی رائے میں "ساعۃ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد یقیناً ۲۴ گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ تو نہیں، لیکن اب گھڑیوں کے منٹوں میں کوئی نہ کوئی مقدار تو متعین کرنی چاہیے۔ اب اگر بالفرض ۱۰ منٹ مقرر کیے جائیں اور کوئی آٹھ منٹ میں غسل غیرواجب کرکے مسجد میں واپس آجائے تو امام صاحبؒ کی رائے کے مطابق بھی اس کا اعتکافِ واجب فاسد نہیں ہوتا۔

فقہی تفصیلات پڑھ کر اس حقیر کی رائے یہ بنی ہے کہ رمضان کے اعتکافِ مسنون میں بھی بہتر یہی ہے کہ معتکف محض صفائی بدن کے غسل کے لیے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ لیکن وہ تھوڑی دیر میں غسل کرکے مسجد میں واپس آجائے تو اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

۵۔ کیا اعتکاف میں چند منٹ کے لیے اپنی تجارت کا حساب دیکھا جاسکتا ہے؟

جب مسجد میں معتکف کے لیے خرید و فروخت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ سامانِ تجارت مسجد میں نہ لایا جائے تو اپنی تجارت کا حساب دیکھنا بھی جائز ہوگا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اعتکاف دنیوی کاروبار کی مشغولیت سے خالی ہو۔ اس لیے ایسا اس وقت کرنا چاہیے جب حساب دیکھنے والا کوئی معتمد علیہ شخص نہ ہو اور حساب نہ دیکھنے سے آئندہ کسی دشواری یا نقصان کا اندیشہ ہو۔

(مرتبہ: خرم مراد)